رسول کریمؐ کا ایفائے عہد

قرآن شریف میں عہد پورا کرنے پر بہت زور دیا گیا ہے فرمایا عہد پورا کرو کہ عہد کے بارہ میں پرسش ہوگی۔(سورۃ الاسراء:35)

رسول کریمؐ نے فرمایا جو شخص بغیر کسی جائز وجہ کے کسی معاہدہ کرنے والے کو قتل کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردے گا۔(ابوداؤد)1

نبی کریمؐ آغاز سے ہی امانت و دیانت اور ایفائے عہد کا بہت خیال رکھتے تھے۔آپؐ نے پابندیٔ عہد میں بھی بہترین نمونہ پیش فرمایا ہے۔

بعثت سے قبل

حضرت عبداللہ بن ابی الحمساءؓ کہتے ہیں کہ میں نے زمانۂ بعثت سے قبل نبی کریمؐ سے ایک سودا کیا۔ان کا کچھ واجب الادا حصہ میرے ذمہ رہ گیا۔میں نے آپ سے طے کیا کہ فلاں وقت اسی جگہ آکر میں آپ کو ادائیگی کروں گا مگر میں واپس جا کر وعدہ بھول گیا۔تین روز بعد مجھے یاد آیا تو میں مقررہ جگہ حاضر ہوا۔کیا دیکھتا ہوں کہ نبی کریمؐ اپنی جگہ موجود تھے۔آپ فرمانے لگے اے نوجوان!تم نے

ہمیں سخت مشکل میں ڈالا۔ میں تین روز سے یہاں (اس وقت) تمہارا انتظار کرتا رہا ہوں۔(ابوداؤد)[2]

مکی دور میں بعثت سے قبل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معاہدہ حلف الفضول میں شریک ہوئے تھے جس کا بنیادی مقصد مظلوموں کی امداد تھا۔ آپؐ فرماتے تھے کہ اس معاہدہ میں شرکت کی خوشی مجھے اونٹوں کی دولت سے بڑھ کر ہے اور اسلام کے بعد بھی مجھے اس معاہدہ کا واسطہ دیکر مدد کے لئے بلایا جائے تو میں ضرور مدد کروں گا۔(ابن ھشام)[3]

بعثت نبویؐ کے بعد

دعویٰ نبوت کے بعد کا واقعہ ہے کہ ایک اجنبی ''الاراشی'' کا حق سردار مکّہ ابوجہل نے دبا لیا۔ اُس شخص نے آنحضرتؐ سے آکر مدد مانگی۔ حضورؐ اُس کے ساتھ ہو لئے اور معاہدہ حلف الفضول کی پابندی کرتے ہوئے اپنے سخت معاند ابوجہل کے دروازے پر جا کر اُس مظلوم اجنبی کے حق کا تقاضا کیا۔ پھر وہاں سے ہلے نہیں جب تک کہ اُس کا حق اُسے دلوا نہیں دیا۔(ابن ھشام)[4]

حضرت حذیفہ بن یمانؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے بدر میں شامل ہونے میں یہ روک ہوئی کہ میں اور ابوسہلؓ بدر کے موقع پر نکلے۔ ہمیں کفارِ قریش نے پکڑ لیا۔ انہوں نے کہا تم محمدؐ کے پاس جانا چاہتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں ہم تو مدینہ جا رہے ہیں۔ انہوں نے ہم سے عہد لیا کہ ہم جا کر رسول اللہؐ کے ساتھ لڑائی میں

شامل نہیں ہونگے بلکہ سیدھے مدینہ چلے جائیں گے۔ ہم رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ عرض کردیا۔آپؐ نے فرمایا جاؤ اور اپنا عہد پورا کرو ہم دشمن کے مقابل پر دعا سے مدد چاہیں گے۔(مسلم) 5

شہنشاہِ روم ھرقل نے رسول اللہؐ کا تبلیغی خط ملنے پر اپنے دربار میں سردار قریش ابوسفیان کو بلاکر جب بغرض تحقیق کچھ سوالات کئے تو یہ بھی پوچھا تھا کہ کیا اس مدّعیٔ رسالت نے کبھی کوئی بدعہدی بھی کی ہے؟

ابوسفیان رسول اللہؐ کا جانی دشمن تھا مگر پھر بھی اسے ھرقل کے سامنے تسلیم کرنا پڑا کہ ’’ آج تک اس نے ہم سے کوئی بدعہدی نہیں کی۔ البتہ آجکل ہمارا اس سے ایک معاہدہ (حدیبیہ) چل رہا ہے دیکھیں وہ کیا کرتا ہے۔‘‘

ابوسفیان کہتا تھا کہ میں ھرقل کے سامنے اس سے زیادہ اپنی طرف سے کوئی بات اپنی گفتگو میں حضورؐ کے خلاف داخل نہ کرسکا تھا۔(بخاری) 6

خدا کی تقدیر دیکھئے کہ رسول کریمؐ نے معاہدۂ حدیبیہ کی ایک ایک شق پر عمل کرکے دکھایا۔معاہدہ توڑنے کے مرتکب بھی پہلے قریش ہی ہوئے اور پھر عہد شکنی کا انجام بھی ان کو بھگتنا پڑا۔ جب کہ رسول کریمؐ نے ایفائے عہد کی برکات سے حصہ پایا اور سب سے بڑی برکت فتح مکہ اُن کو عطا ہوئی۔

معاہدہ کی ایک شک یہ تھی کہ کوئی مسلمان بھاگ کر مدینے جائے گا تو اسے واپس اہل مکہ کی طرف لوٹایا جائے گا۔اس شق پر مسلمانوں نے تکمیل معاہدہ

سے بھی پہلے عمل کر دکھایا اور نمائندہ قریش سہیل بن عمرو کے مکہ سے بھاگ کر آنے والے مسلمان بیٹے ابو جندل کو دوبارہ اس کے باپ کے سپرد کر دیا گیا جس نے اسے پھر اذیت ناک قید میں ڈال دیا۔

معاہدہ کے بعد بھی بعض مسلمان مکہ سے بھاگ کر مدینہ آئے تو رسول کریمؐ نے معاہدہ کے مطابق انہیں مکے واپس بھجوا دیا۔ مگر یہ شرط خود مکے والوں کے لئے وبالِ جان بن گئی کیونکہ ایک بہادر مسلمان ابو بصیر کو مدینہ سے جو مشرک پکڑ کر دوبارہ مکے لے جا رہے تھے، راستہ میں وہ ان کو قتل کر کے، رہائی پانے میں کامیاب ہو گیا پھر ابو بصیر نے واپس مدینہ آنے کی بجائے ساحل سمندر کے قریب اپنا اڈا بنا لیا جہاں دیگر مسلمان بھی مکے سے آ کر اکٹھے ہونے لگے اور ایک جمعیت بن کر اہل مکہ کے لئے خطرہ بن گئے۔ جس پر مکہ والے خود یہ شرط چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔

صلح حدیبیہ میں قریش کے نمائندے سہیل بن عمرو نے مسلمانوں کے ساتھ آئندہ دس سال کے لئے معاہدہ امن طے کیا تھا، جس کے مطابق بنو بکر قریش کے حلیف بنے تھے اور بنو خزاعہ مسلمانوں کے۔ کسی کے حلیف پر حملہ خود اس پر حملہ تصور کیا جاتا ہے۔

حلیف سے ایفاء اور امداد

صلح کے زمانے میں مسلمانوں کی غیر معمولی کامیابیاں دیکھ کر قریش نے

معاہدہ امن توڑنا چاہا اور قریش مکہ کے ایک گروہ نے اپنے حلیف بنو بکر سے ساز باز کر کے ایک تاریک رات میں مسلمانوں کے حلیف بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا۔ خزاعہ نے حرم کعبہ میں پناہ لی لیکن پھر بھی ان کے تئیس آدمی نہایت بے دردی سے قتل کر دیئے گئے۔ خود سردار قریش ابوسفیان کو پتہ چلا تو اس نے اس واقعہ کو اپنے آدمیوں کی شرانگیزی قرار دیا اور کہا اب محمدؐ ہم پر ضرور حملہ کریں گے۔

ادھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو اس واقعہ کی اطلاع بذریعہ وحی اسی صبح کر دی۔ آپؐ نے حضرت عائشہؓ کو یہ واقعہ بتا کر فرمایا کہ منشا الٰہی یہی معلوم ہوتا ہے کہ قریش کی اس بدعہدی کا ہمارے حق میں کوئی بہتر نتیجہ ظاہر ہو۔ پھر تین روز بعد قبیلہ بنوخزاعہ کا چالیس شتر سواروں کا ایک وفد رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ بنو بکر اور قریش نے مل کر بدعہدی کرتے ہوئے شب خون مار کر ہمارا قتل عام کیا ہے۔ اب معاہدۂ حدیبیہ کی رو سے آپؐ کا فرض ہے کہ ہماری مدد کریں۔ بنوخزاعہ کے نمائندہ عمرو بن سالم نے اپنا حال زار بیان کر کے خدا کی ذات کا واسطہ دیکر ایفائے عہد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے عرض کیا

یَا رَبِّ اِنِّیْ نَاشِدٌ مُحَمَّدًا
حَلْفَ اَبِیْنَا وَ اَبِیْهِ الْاَ تُلَدَا

یعنی اے میرے رب! مَیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا واسطہ دے کر مدد کے لئے پکارتا ہوں اور اپنے آباء اور اسکے آباء کے پرانے حلف کا واسطہ دے کر

عہد پورا کرنے کا خواستگار ہوں۔

خزاعہ کی مظلومیت کا حال سن کر رحمتہ العالمین ﷺ کا دل بھر آیا۔آپؐ کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔ آپؐ نے ایفائے عہد کے جذبہ سے سرشار ہوکر فرمایا۔اے بنوخزاعہ! یقیناً یقیناً تمہاری مدد کی جائے گی۔اگر میں تمہاری مدد نہ کروں تو خدا میری مدد نہ کرے۔تم محمد ﷺ کوعہد پورا کرنے والا اور باوفا پاؤ گے۔تم دیکھو گے کہ جس طرح میں اپنی جان اور بیوی بچوں کی حفاظت کرتا ہوں اسی طرح تمہاری حفاظت کروں گا۔(ابن ھشام)[7]

ادھر ابوسفیان اس معاہدہ شکنی کے نتیجے سے بچنے کیلئے بہت جلد اس یقین کے ساتھ مدینے پہنچا کہ محمد ﷺ کو اس بدعہدی کی خبر نہ ہوگی۔اس نے بڑی ہوشیاری سے آنحضرت ﷺ سے بات کی کہ دراصل صلح حدیبیہ کے موقع پر موجود ہی نہیں تھا۔آپؐ میرے ساتھ اس معاہدہ کی ازسرنو تجدید کرلیں۔ آنحضرتؐ نے کمال حکمت عملی سے پوچھا کہ کیا کوئی فریق معاہدہ توڑ بیٹھا ہے؟ ابوسفیان گھبرا کر کہنے لگا ایسی تو کوئی بات نہیں ہوئی۔رسول کریمؐ نے جواب دیا تو پھر ہم سابقہ معاہدے پر قائم ہیں

چنانچہ نبی کریمؐ نے بنوبکر کے ساتھ کیا گیا عہد پورا فرمایا اور دس ہزار قدوسیوں کو ساتھ لے کر ان پر ہونے والے ظلم کا بدلہ لینے نکلے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو مکہ کی شاندار فتح عطا فرمائی۔(الحلبیہ)[8]

سراقہ سے ایفاء عہد

ہجرت مدینہ کے سفر میں سو اونٹوں کے انعام کے لالچ میں رسول اللہؐ کا پیچھا کرنے والے سراقہ بن مالک کی روایت ہے کہ جب میں تعاقب کرتے کرتے رسول کریمؐ کے قریب پہنچا تو میرا گھوڑا بار بار ٹھوکر کھا کر گرجاتا رہا تب میں نے آواز دے کر حضورؐ کو بلایا اور حضورؐ کے ارشاد پر ابوبکرؓ نے مجھ سے پوچھا آپ ہم سے کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا آپ مجھے امن کی تحریر لکھ دیں، انہوں نے مجھے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر وہ تحریر لکھ دی اور میں واپس لوٹ آیا۔ فتح مکہ کے بعد جب حضورؐ جنگ حنین سے فارغ ہوکر جعّرانہ میں تھے میں حضورؐ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا، حضورؐ انصار کے ایک گھوڑ سوار دستے کے حفاظتی حصار میں تھے، وہ مجھے پیچھے ہٹاتے اور کہتے تھے کہ تمہیں کیا کام ہے؟ حضورؐ اپنی اونٹنی پر سوار تھے، میں نے اپنا ہاتھ بلند کر کے وہی تحریر رسول اللہؐ کو دکھائی اور کہا میں سراقہ ہوں اور یہ آپؐ کی تحریر امن ہے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا آج کا دن عہد پورا کرنے اور احسان کا دن ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا سراقہ کو میرے قریب کیا جائے۔ میں آپؐ کے قریب ہوا اور بالآخر آپؐ سے ملاقات کر کے اسلام قبول کرلیا۔ (ابن ھشام) 9

رسول کریمؐ نے مسلمان عورت کے عہد کا بھی پاس کیا ہے۔ امّ ھانیؓ بنت ابی طالب نے فتح مکہ کے موقع پر رسول کریمؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ

انہوں نے اپنے سسرال کے بعض مشرک لوگوں کو پناہ دی ہے۔حالانکہ حضرت علیؓ اس کے خلاف تھے۔رسول کریمؐ نے فرمایا اے ام ہانیؓ! جسے تم نے امان دیدی اسے ہم نے امان دی۔(ابوداؤد)[11]

ابورافع قبطیؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے قریش نے رسول اللہؐ کی خدمت میں سفیر بنا کر بھجوایا۔رسول کریمؐ کو دیکھ کر میرے دل میں اسلام کی سچائی گھر کر گئی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں قریش کی طرف لوٹ کر واپس نہیں جانا چاہتا۔ رسول کریمؐ نے فرمایا میں عہد شکنی نہیں کرتا اور نہ ہی سفیر کو روکتا ہوں۔آپ اس وقت بہر حال واپس جاؤ پھر اگر بعد میں یہی ارادہ ہو کہ اسلام قبول کرنا ہے تو وہاں جا کر واپس آجانا۔چنانچہ یہ قریش کے پاس لوٹ کر گئے اور بعد میں آکر اسلام قبول کیا۔(ابوداؤد)[12]

الغرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پابندئ عہد میں بھی ایک مثالی نمونہ پیش فرمایا ہے۔

حواله جات

1 ابوداؤد كتاب الجهاد باب فى الوفاء بالعهد

2 ابوداؤد كتاب الادب باب فى العدة:4344

3 السيرة النبويه لابن هشام جز1ص142-141مصطفى البابىالحلبى مصر

4 السيرة النبويه لابن هشام جلد2ص124-123 دارالفكربيروت

5 مسلم كتاب الجهاد باب الوفاء بالعهد

6 بخارى بدء الوحى

7 السيرة النبويه لابن هشام جلد4ص86مطبوعه بيروت

8 السيرة الحلبيه جز3ص83تا 85 مكتبه داراحيا التراث العربى بيروت

9 السيرة النبويه لابن هشام جز2ص34,35 مكتبه المصطفى البابى الحلبى

10 ابوداؤد كتاب الجهاد باب فى امان المرءة

11 ابوداؤد كتاب الجهاد باب فى الامام يستجن به فى العهود